[بلاشبہ "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کو موجودہ شکل جنوری ۱۹۹۲ء سے دی گئی تھی مگر اس کا اشاعتی سلسلہ جولائی ۱۹۹۱ء سے جاری تھا۔ ابتداءً "عالمِ اسلام اور عیسائیت" اسلامک فاؤنڈیشن - لیسٹر (برطانیہ) کے جریدے "Focus" کا ترجمہ ہوتا تھا، اگست ۱۹۹۱ء میں اس میں پاکستان کے حوالے سے خبروں اور تبصروں کا اضافہ کیا گیا اور بالآخر اسے موجودہ شکل دے دی گئی۔ جناب تنویر قیصر اور ہمارے بعض دوسرے قارئین کی رائے بھی یہی ہے کہ جریدے کے صفحات میں اضافہ کیا جائے۔ سالِ رواں میں تو اضافہ ممکن نہیں، شاید ۱۹۹۶ء میں ادارہ اس قابل ہوگا کہ اپنے قارئین کی تشنگی کچھ کم کرسکے۔

جناب تنویر قیصر نے اپنے مراسلے میں جو "بڑا اور اکلوتا" سوال اٹھایا ہے، ہم اپنے اہلِ علم قارئین سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اِس پر اپنے مطالعے اور غور و فکر کے نتائج "عالمِ اسلام اور عیسائیت" کے لیے قلم بند کریں گے۔ مدیر]

محمد اسلم رانا (لاہور)

مسلمانوں، بالخصوص علماء کرام میں غیر مذاہب کا مطالعہ کرنے، زبانیں سیکھنے اور اغیار تک اسلام پہنچانے کا ذوق معدوم ہونے کی حد تک قلیل ہے۔--- چند برس پیشتر ایک عیسائی جریدہ نظر سے گزرا کہ دو مسیحی مبلغین نے نیو گنی کے ایک خانہ بدوش پہاڑی قبیلہ میں عمرِ عزیز کے ۳۰ برس گزار دیے۔ اُن کی زبان، معاشرت، ثقافت، رہن سہن، خورد و نوش، رسم و رواج، تہذیب ہر چیز کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا۔ پھر وطن واپس جا کر اُن کی زبان کے لیے حروفِ تہجی ایجاد کر کے اُنہیں باقاعدہ تحریری شکل دی اور اِس زبان میں انجیل کا ترجمہ کیا!